خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 15 دسمبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 279 | سوموار 14 شعبان 1418ھ 15 فتح 1376ہش 15 دسمبر 1997ء

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے حضرت صاحب کے خطابات

احباب جماعت کو خوشی سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان 1997ء کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے افتتاحی اور اختتامی خطابات لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوں گے۔ احباب پروگرام نوٹ فرمالیں۔

افتتاحی خطاب 18 دسمبر تین بجے سہ پہر (پاکستانی وقت)
اختتامی خطاب 20 دسمبر تین بجے سہ پہر (پاکستانی وقت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوق

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(حالات زندگی - خدمات دین)

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب 13 مارچ 1911ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت بوزینب صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خان کے صاحبزادے تھے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دوسرے پوتے تھے۔ آپ کے والد گرامی حضرت مرزا شریف احمد صاحب حضرت بانی سلسلہ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔

حضرت مرزا منصور احمد صاحب نے ابتدائی تعلیم قادیان کے سکول میں حاصل کی۔ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی رفیق حضرت بانی سلسلہ دینیات کے لئے آپ کے ٹیوٹر تھے۔ بعدازاں آپ لاہور میں کالج میں زیر تعلیم رہے۔ اس دوران احمدیہ ہوسٹل میں آپ نے رہائش رکھی۔ تعلیم مکمل کرکے آپ قادیان واپس آگئے۔

بچپن سے ہی آپ کو شکار کا بہت شوق تھا۔ اس کے علاوہ آپ اچھے اتھلیٹ تھے۔ ورزش اور کسرت بھی آپ کے مشاغل میں شامل تھے۔ محترم میر مسعود احمد صاحب نے بتایا کہ میاں منصور احمد صاحب نے ایک بار مجھے بتایا کہ شملے میں حضرت نواب محمد علی خان کی رہائش گاہ میں 5-6 میل کا ایک راؤنڈ تھا میں دوڑتے ہوئے اس کا چکر لگایا کرتا تھا۔ آپ فٹ بال اور والی بال کے کھلاڑی تھے۔ باکسنگ بھی کھیلتے رہے۔

قادیان میں سپورٹس یونین کلب کا قیام عمل میں آیا تو حضرت میاں منصور احمد صاحب اس کے صدر رہتے۔

نومبر 1926ء میں احمدی بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کے لئے ایک انجمن قائم ہوئی اس کا نام انجمن انصاراللہ رکھا گیا۔ اس کے ارکان زیادہ تر طالب علم تھے۔ حضرت مرزا منصور احمد صاحب کو ہائی سکول کے لئے اس انجمن کا نمائندہ مقرر کیا گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 5 ص 552)

1934ء میں جب لائل پور (فیصل آباد) کی بیت الذکر کا افتتاح عمل میں آیا تو حضرت امام جماعت الثانی افتتاح کے لئے تشریف لے گئے۔ اس وفد میں حضرت میاں منصور احمد صاحب بھی شامل تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد 7 ص 172)

2 جولائی 1934ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ آپ کا نکاح اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت الثالث کا نکاح ایک ہی وقت میں پڑھا گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 7 ص 190)

آپ کا نکاح حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی صاحبزادی محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ سے ہوا۔ اس طرح سے آپ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے داماد بن گئے۔ اگلے ماہ 26۔ اگست 1934ء کو شادی ہوئی۔ (تاریخ احمدیت جلد 7 ص 300)

جلسہ جوبلی 1939ء کے موقع پر آپ کو دو خدمات کا موقعہ ملا۔ ایک تو لوائے احمدیت اور لوائے خدام الاحمدیہ کی حفاظت کے لئے ڈیوٹی دینے کی (تاریخ احمدیت جلد 8 ص 464) اور دوسری خدمت آپ نے یہ انجام دی کہ بجلی کے کام میں آپ نے جو مہارت حاصل کی تھی اس کی بناء پر مینارۃ ..... کو بجلی کے خوش رنگ قمقموں سے سجادیا۔

آپ کی ایک مالی قربانی کا ذکر 1938ء میں ملتا ہے جب آپ نے (دعوت الی اللہ) مقامی کی توسیع میں باقاعدگی سے مالی معاونت کرنے والوں میں شمولیت کی۔ یہ مہم حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی زیر نگرانی شروع کی گئی تھی۔ (تاریخ احمدیت جلد 8 ص 504)

1944ء میں آپ کو ایک اور سعادت میسر آئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ہوشیار پور تشریف لے گئے جہاں جلسہ ہوا۔ اس کے بعد چلہ کشی بابت حضرت امام جماعت الثانی کے مبارک کمرہ میں حضرت صاحب تشریف لے گئے اور ایک اجتماعی دعا ہوئی۔ اس میں حضرت مرزا منصور احمد صاحب بھی شامل تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد 9 ص 590)

جلسہ سالانہ کے نظام میں آپ کو خدمات انجام دینے کا موقع ملا چنانچہ 1944ء کے جلسہ میں بطور ناظم لنگر آپ نے خدمات انجام دیں۔ (تاریخ احمدیت جلد 9 ص 211)

اسی سال آپ کشمیر کے دورہ پر تشریف لے گئے اور کشمیر کی جماعتوں کے سالانہ جلسے کا افتتاح آپ نے فرمایا۔ (تاریخ احمدیت جلد 9 ص 228)

1946ء میں آپ انگلستان تشریف لے گئے۔ آپ کے والد محترم حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے ایک صنعتی کمپنی قائم کی تھی۔ جس کا نام پریسیژن مینوفیکچرنگ کمپنی تھا۔ اس کمپنی کی طرف سے ٹیکنیکل ٹریننگ اور ولایت کی فیکٹریوں میں صنعتی تجربہ حاصل کرنے کے لئے آپ 19۔ اپریل 1946ء کو انگلستان تشریف لے گئے۔ اور مطلوبہ ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد 28۔ اکتوبر 1946ء کو واپس تشریف لائے۔ اس کارخانہ کی بنیاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جون 1946ء میں رکھی تھی۔ (تاریخ احمدیت جلد 10 ص 620)

تقسیم ملک کے دوران آپ کو بہت حساس ہنگامی خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ تقسیم ملک کے وقت قادیان سے جو پہلا قافلہ نقل مکانی کرکے لاہور (پاکستان) آیا، جس میں حضرت اماں جان اور خاندان حضرت بانی سلسلہ کی دیگر خواتین مبارکہ شامل تھیں، اس قافلہ کی ہمراہی کی آپ کو بھی سعادت حاصل ہوئی۔

تاریخ احمدیت جلد 11 ص 20 پر درج ہے کہ رتن باغ لاہور میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد پر کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی روزانہ بوقت صبح ورزش جسمانی کا انتظام کیا گیا۔ اس کام کی نگرانی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے سپرد کی گئی۔

خدمات دین کا دور آپ کی زندگی کا نیا اور اہم ترین دور تھا جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کو دین کی خدمت پر مقرر فرمایا۔ یہ گویا آپ کی زندگی کا ایک نیا دور تھا جس میں وقت نے ثابت کیا کہ آپ کو غیر معمولی تاریخ

باقی صفحہ 7 پر

اسلامیہ یونیورسٹی میں تقریب عطائیگی گولڈ و سلور میڈلز

مکرم محمد محمود طاہر صاحب نے گولڈ میڈل حاصل کیا

مورخہ 3 دسمبر 1997ء بروز بدھ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں عطائیگی گولڈ و سلور میڈلز کی تقریب ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی جناب پروفیسر ڈاکٹر شفیق صاحب نے کی اور مہمان خصوصی جناب پروفیسر ڈاکٹر عاشق درانی وائس چانسلر بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان تھے۔ یہ تقریب یونیورسٹی کے سبزہ زار میں بنائے گئے وسیع پنڈال میں ہوئی۔

مکرم محمد محمود طاہر صاحب ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ نے ایم اے ابلاغیات سال 92-1990 میں اول قرار پانے پر گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اس سے قبل انہیں اورینٹ ایڈورٹائزنگ کمپنی کی طرف سے 1994ء میں اورینٹ حمید نظامی یادگاری طلائی تمغہ بھی دیا گیا تھا۔

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد مبشر کا گولڈ میڈل

بہاول وکٹوریہ ہسپتال کے آرتھوپیڈک کمپلکس کے احمدی ڈاکٹر مکرم لطیف احمد مبشر ابن مکرم نور احمد صاحب آف بہاولپور نے سال 1989ء میں قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور سے ایم بی بی ایس فائنل میں اول پوزیشن حاصل کی انہیں بھی اس تقریب میں گولڈ میڈل عطا کیا گیا۔

مکرم نور احمد بشیر کا سلور میڈل

مکرم نور احمد بشیر صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دارالصدر جنوبی ربوہ لیکچرار گورنمنٹ کالج فتح جنگ ضلع اٹک نے سال 1992ء میں ایم ایس سی شماریات میں دوسری پوزیشن حاصل کی تھی اس بنا پر انہیں اس تقریب میں سلور میڈل سے نوازا گیا۔

اس تقریب میں سلور میڈل مکرم وائس چانسلر صاحب اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے عطا کئے جبکہ گولڈ میڈلز مہمان خصوصی مکرم وائس چانسلر صاحب بہاء الدین زکریا یونیورسٹی نے عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزازات جملہ طلبہ کے لئے بابرکت کرے اور انہیں آئندہ بھی کامیابیوں سے نوازے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

15 فتح 1376 ہش   15 دسمبر 1997ء

روحانی زندگی کی طوالت

ہر انسان خواہش کرتا ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ وقت تک زندہ رہنے کا موقعہ ملے۔ اور دوسروں کے متعلق بھی جب زندگی کی دعا کی جاتی ہے تو یہی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی زندگی عطا فرمائے۔ جب اپنے لئے یا دوسروں کے لئے یہ دعا کی جاتی ہے تو عام طور پر تصور صرف وقت کا ہوتا ہے۔ یعنی لمبے سے لمبے وقت تک انسان زندہ رہ سکے۔ اگر اس پر غور کیا جائے تو ہو سکتا ہے بعض دیگر امور بھی سامنے آجائیں۔ لیکن عام طور پر اس پر غور نہیں کیا جاتا۔ اور ہم صرف وقت کی ڈھیل مانگتے ہیں۔ اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی۔ حالانکہ زندگی کو صرف سالوں سے نہیں ماپا جاتا۔ زندگی کو اعمال اور کردار سے بھی ماپا جاتا ہے۔ زیادہ سال ملیں اور کوئی اچھا کام نہ کیا جا سکے تو کیا فائدہ۔ اور اگر تھوڑے سال ملیں اور انسان بہت اچھے اچھے کام کرنے کی توفیق پا جائے تو اس سے بڑھ کر زندگی کی طوالت کا کیا فائدہ۔ پس زندگی کیلئے دعا کرتے ہوئے یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ جو مزید سال ملیں وہ اچھی زندگی کے سال ہوں۔

زندگی کو عام طور پر دو پہلوؤں پر دیکھا جاتا ہے۔ شیطانی زندگی اور روحانی زندگی۔ زندگی کے سال اگر اور بڑھ جائیں اور زندگی شیطانی ہو تو اس کا نہ صرف فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔ ہاں اگر زندگی کے سال بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی پتہ چلے کہ یہ روحانی زندگی کے سال بڑھے ہیں پھر تو کہا جا سکتا ہے کہ انسان نے اپنا مقصود پالیا۔ جس طرح گذشتہ ایام میں حضرت امام جماعت (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا تھا کہ ہم دوسروں کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خوشیاں عطا کرے۔ خوشیوں کے بھی دو پہلو ہیں۔ ایسا بھی ہے کہ دنیاوی امور سے تعلق رکھنے والی خوشیاں ہوں جن کا روحانیت سے کوئی تعلق نہ ہو۔ ایسی خوشیاں بھی مل سکتی ہیں۔ لہو و لعب میں بھی انسان، عارضی ہی سہی، خوشیاں تو حاصل کر لیتا ہے۔ خوشیوں کیلئے بھی اگر دعا کی جائے تو یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کہ مقبول خوشیاں ملیں۔ مقبول خوشیوں کا مطلب یہ ہے کہ خوشیوں کے مواقع بھی ہوں اور یہ مواقع خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول بھی ہوں۔ وہ ان پر اپنی برکتیں نازل کرے۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم ایسی دعائیں کرتے ہوئے اس بات کو ہمیشہ مد نظر رکھیں کہ محض خوشی کے بھی کوئی معنے نہیں اور محض سالوں کی طوالت کے بھی کوئی معنے نہیں۔ جب تک ان دونوں میں خدا تعالیٰ کی مقبولیت شامل نہ ہو۔ لمبی زندگی تو ایک چور کو بھی مل سکتی ہے جو زندگی کے آخری لمحات تک چوری کے خیالات میں ملوث ہو اور چوریاں ہی کرتا رہے۔ اور لمبی زندگی ایک روحانیت سے بھرپور وقت کا بھی نام ہو سکتا ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ ہم جو کچھ مانگ رہے ہیں وہ کہاں تک ہمارے لئے مفید ہے۔ اس کی کہاں تک روحانی افادیت ہمیں حاصل ہوگی۔ اگر انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت موجود ہے وہ اس کے جلال اور تقدس اور اس کی کبریائی اور قدرت کو جانتا ہے اور مانتا ہے اور عجز و انکسار کے ساتھ ان باتوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنی زندگی گذارتا ہے تو اس کی زندگی روحانی زندگی ہے۔ اس کی طوالت کی وہ خواہش کرے تو یہ ایک مقبول خواہش ہے۔ لیکن اگر اس کے دل میں یہ باتیں موجود نہیں ہیں وہ محض زندہ ہے اور زندگی میں صرف دنیوی امور سرانجام دے رہا ہے۔ جن میں دین کا کوئی حصہ نہیں تو یہ زندگی شیطانی زندگی کہلائے گی اور اس کی طوالت کسی کے لئے بھی پر مسرت نہیں ہو سکتی۔

پس آیئے ہم ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم جو اپنے لئے وقت کی ڈھیل مانگتے ہیں وہ وقت بہتر طریق پر صرف ہونا چاہئے۔ اس میں ہماری روحانی زندگی کو جلاملنی چاہئے اگر ایسا ہو تو ہماری زندگی کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو محض وقت گذاری تو ہوگی لیکن اس کا حقیقی مزا نہیں آئے گا۔ حقیقی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکے گا۔

پس روحانی زندگی کی طوالت کے لئے دعا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں روحانی زندگی کی لذتیں میسر کرے۔ جہاں تک لذتوں کا سوال ہے ان پر بھی نظر رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہر چیز میں اس کے کچھ نہ کچھ نشان پائے جاتے ہیں۔ روحانی زندگی کے جو نشان ہیں وہ ہم میں ظاہر ہونے چاہئیں۔ جب تک وہ ظاہر نہ ہوں اس وقت تک ہم بے شک اپنی زندگی کو روحانی زندگی کہتے رہیں وہ حقیقی طور پر روحانی زندگی نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس سے ایسی ہی چیزیں مانگیں جو اسے مقبول ہوں اور جو ہماری زندگی کو حقیقی طور پر بہتر بنا سکیں۔

بے وفائی کی مکافاتِ عمل
ہے سمجھ سے دُور یہ پہلے پہل
آخرِ کار اس کی بلّی ایک دن
یک بیک تھیلے سے آتی ہے نکل
جس کو دعویِٰ وفا پر ناز ہے
اس پہ لازم ہے کہ وہ جائے سنبھل

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوسٹل انٹرویو

تذکرہ آج کل کی خدمات کا

مولانا شیخ مبارک احمد-واشنگٹن

محترم جناب مدیر روزنامہ الفضل

آپ کا ارشاد پوسٹل انٹرویو کے سلسلہ میں پانچ سوالات کے جوابات کے لئے موصول ہوا۔ مزید اللہ تعالیٰ نے آپ کو صلاحیت نصیب کی۔ الفضل کی دلچسپی میں اضافہ کے لئے ایک اور انداز اپنے دور ادارت میں اختیار کیا۔

آنمکرم کا پہلا سوال یہ ہے کہ خاکسار اس وقت سلسلہ کی کیا خدمت کر رہا ہے۔ اگرچہ اس سوال اور دیگر سوالات کے جوابات کے لکھتے ہوئے یہ خوف طاری ہے کہیں یہ طعنہ سننی پڑے "ثنائے خود بزبان خود" جس کے تعلق میں فارسی کی مشہور ضرب المثل ہے "ثنائے خود بزبان خود نمے زیبد" لیکن ایک اہم ادارہ کے مدیر محترم کا ارشاد ہے اور خدمات کی دریافت کی ہے اسے خدمات کی حدود میں ہی سمجھا جائے۔ "نہ کہ ثنائے خود" میں۔ بہرحال تعمیل ارشاد میں عرض ہے۔

اس وقت سلسلہ کی خدمت خاکسار دو طرح سے انجام دے رہا ہے۔ اولاً چونکہ انتظامی لحاظ سے ریٹائر ہوں۔ پانچ مئی 1991ء سے اس عرصہ میں جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ میں خاکسار نیشنل سکرٹری بیوت الذکر فنڈ۔ افریقہ فنڈ اور انڈیا فنڈ منتخب ہوا۔ ازراہ مہربانی جماعت نے یہ اعزاز متفقہ طور پر تجویز فرمایا اور محترم حضرت امیر صاحب کی سفارش پر حضرت امام جماعت الرابع نے خاکسار کا یہ تقرر منظور فرمایا۔ اس حیثیت سے خاکسار نے سارے ملک کا دورہ کیا۔ اور کئی لاکھ ڈالر بیوت الذکر کی تعمیر کے لئے جمع کرنے کی توفیق ملی۔ بیت "بیت الرحمان" واشنگٹن جو چار ملین (40 لاکھ ڈالر) کے صرف سے تعمیر ہوئی اس کے افتتاح کے موقع پر حضرت امام جماعت الرابع نے جو اہم پیغام ارشاد فرمایا اور سنگ مرمر کی تختی پر جماعت نے لکھوا کر بیت الذکر کے باہر کی دیوار پر کندہ کروایا گیا ہے اس میں خاص طور پر خاکسار کی اس خدمت کا حضرت صاحب نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا

"Out side the executive, there is one name which I would personally like to add to the list of those who performed outstanding work with regard to the collection of funds - Hazrat Sheikh Mubarak Ahmad Sahib, The ex Amir and Missionary-in-charge of U.S.A. His sterneous tours for fund raising have been truly impressive. He must be nearing 90 years of age and yet, by the grace of Allah, he works like a young man. God bless him and all the workers in whatever capacity they worked. May posterity also remember them with prayers when they read this brief mention of their services on this stone tablet."

(page 20 1994 Souvenir)

اس خدمت کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ بیوت الذکر اور مراکز امریکہ میں تعمیر ہو رہے ہیں ہر سال ایک خاص ٹارگٹ مقرر کیا جاتا ہے۔ اور بعض خاص بیوت الذکر کے لئے خاص تحریک کے سلسلے میں فنڈز جمع کرنے کی سعادت ملتی رہتی ہے۔ اب شکاگو میں حضرت صاحب نے بیت الذکر کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا ہے۔ اس کے لئے خاکسار نے ویسٹ کوسٹ کا دورہ کیا پانچ لاکھ ڈالر کے وعدے اور وصولی کی خاصی رقم بھی ملی۔ اس خاص خدمت کے علاوہ حضرت امیر صاحب اس عاجز کے سپرد مختلف کام کرتے رہتے ہیں۔ بعض خاص کمیٹیوں کی صدارت خاکسار کی ذمہ داری ہے۔ جماعتوں اور افراد کی طرف سے مختلف ضرورتوں کے لئے مصالحت۔ رشتہ ناطہ اور مسائل اور سوالات کے بارہ میں استفسارات کا سلسلہ فون پر دن رات جاری رہتا ہے۔ متعدد مرتبہ جماعتی اجلاسوں میں تقریر کی سعادت ملتی ہے۔ اور کبھی اجتماعوں اور جلسوں میں صدارت کے فرائض حضرت امیر صاحب سپرد فرماتے ہیں۔ خاکسار کے ان روزمرہ کے معمولات کو دیکھ کر بالعموم احباب یہ سمجھتے ہیں اور مکرم سید شمشاد احمد صاحب مربی واشنگٹن تو اکثر یہ کہتے سنائی دیتے ہیں۔ شیخ صاحب صدر انجمن کی ملازمت سے ریٹائر ہیں مگر سلسلہ کی خدمات سے تو آپ ریٹائر نہیں۔

ایں سعادت بزور باز نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جماعتی نظام کے تحت خدمات کے علاوہ آج کل یعنی اس عرصہ ریٹائرمنٹ میں ذاتی دلچسپی کی بھی کئی قسم کی خدمات کی توفیق عاجز کو ملتی رہی ہے۔

جب خاکسار کی ریٹائرمنٹ ہوئی۔ مصروفیت کا زمانہ گزارنے کے بعد قدرے بے کاری سے اذیت کا سامنا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس اذیت کے ازالہ کے لئے عاجز کو ان دنوں حدیث کی مشہور عالم کتاب "ریاض الصالحین" جو حضرت امام نووی کی مرتب کردہ ایک مستند تصنیف ہے۔

لگاتار دو تین سال اس عرصہ میں سواحیلی میں ترجمہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی حضرت صاحب نے خاص خوشنودی اور حیرت کا اظہار فرمایا اور مکرم شمس صاحب کو فرمایا احمدیہ ٹیلی ویژن پر اس کا ذکر کریں' دو ہزار حدیثوں پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ خاکسار نے دیباچہ میں تفصیل لکھی ہے اس کتاب کا کیوں انتخاب کیا۔ مشرقی افریقہ کے علاقوں میں سواحیلی زبان میں یہ پہلی حدیث کی کتاب ہے۔ اس علاقہ کے معتبر احباب نے خوشنودی کا خاص اظہار کرتے ہوئے خاکسار کو لکھا کہ شیخ صاحب آپ کا ہمارے ملک اور ہم پر یہ ایک عظیم احسان ہے کہ کلام الٰہی کا سواحیلی ترجمہ کے بعد حدیث کی کتاب کا بھی ترجمہ اور پھر طبع کروا کر ہمیں تحفہ دیا ہے۔ بے شمار دعاؤں اور شکریہ کے جذبات سے ملکی باشندوں اور وہاں کے مربیان نے نوازا۔ اسی ہفتہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے "احادیث قدسیہ" کے نام سے خاکسار نے چند ماہ میں ان کا ترجمہ اور مکمل کمپیوٹرائزڈ کروا کر کتابچہ تنزانیہ بھجوایا ہے۔

مزید انگریزی کی کتاب مطبوعہ جماعت احمدیہ لندن

Works of Wisdom and purification

کا سواحیلی ترجمہ گذشتہ سال اس ریٹائرمنٹ کے عرصہ یعنی آج کل کے دور میں

Maneno ya Hekima Na Utakaso

دین حق کے متعلق کلام الٰہی کی روشنی میں اہم معلومات مختلف عقائد اور اعمال کے متعلق اس کتاب میں پیش کی گئی ہیں بفضل خدا یہ مسودہ دو سو (200) صفحات پر مشتمل کتاب ہے جو تنزانیہ والوں نے شائع کی۔ نو احمدیوں کی علمی تربیت اور دینی و اخلاقی ترقی کے لئے خاصی ممد ہو رہی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت پر آج کل ایک رسالہ "جام شیریں" کے نام سے مرتب کیا دو ہزار میں طبع کروا کر جماعتوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس کا خاص مقصد یہ ہے کہ نو احمدیوں کو حضرت بانی سلسلہ کے مقام و مرتبہ کا صحیح علم ہو۔

آج کل کے دور میں خاکسار کو معاندین اور مخالفین احمدیت کے بارہ میں خاص طور پر بعض تصنیفات کی سعادت ملی ہے۔

"گذارشات" کے عنوان سے ایک کتابچہ شائع کروایا گیا۔ جو دعوت الی اللہ کے فریضہ کی احسن انداز میں ادائیگی کے لئے خاص طور پر موثر ثابت ہو رہا ہے۔ انگلستان کی جماعت نے اب مزید دو ہزار کی تعداد خاص دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں اس کی اشاعت کا انتظام کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو انگلستان کے مشہور محقق اور مستشرق ٹائن بی کی کتاب A Study of History جس میں دنیا کی مختلف اقوام و مذاہب اور ان کی تاریخ کے زوال و عروج کے فلسفہ پر تیرہ جلدوں میں ذکر کیا ہے اس میں دین حق کے بارہ میں تنقید کی ہے۔ ٹائن بی کی اس نکتہ چینی کا مفصل مدلل تاریخی حقائق کی روشنی میں روایات کے ساتھ رد لکھا۔ اردو میں یہ کتابچہ "تعاقب" کے عنوان سے شائع کیا اور بفضل خدا موزوں حلقہ میں اس کی تقسیم ہوئی اس کا انگریزی زبان میں چالیس صفحہ کا کتابچہ شائع کیا۔ جس کا دیباچہ نہایت احسن انداز میں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے خاص جذبہ سے تحریر فرمایا۔ جس کے شروع میں آپ نے لکھا

The Author has undertaken a duanting task of a world renowned historian and author

بفضل خدا یہ کتابچہ غیر مسلموں امریکن سکالرز اور پروفیسرز میں تقسیم ہوا اور خاص قبولیت سے نوازا گیا۔ بعض احباب کی طرف سے اصرار ہے کہ اسے مزید طبع کروایا جائے۔

اس تحریری خدمت جس کا ذکر سطور بالا میں کیا گیا ہے خاکسار کو متعدد مضامین اخبار الفضل ربوہ کے لئے لکھنے کی توفیق ملی اور میرے لئے یہ امر موجب اطمینان ہوا کہ بذریعہ خطوط اور بذریعہ فون اور بعض دوستوں نے زبانی ملکر خاص طور پر ان کو ایمان افروز قرار دیا اور جو انہوں نے روحانی حظ اٹھایا اس کا خاص قدردانی سے ذکر فرمایا۔ اللہ احسن جزا دے۔

الفضل انٹرنیشنل کے لئے بھی متعدد مضامین لکھ کر بھجوائے۔ لاہور کے مشہور ہفت روزہ "لاہور" کے لئے بھی بامعنی مضامین لکھے اور مدیر محترم نے خاص طور پر شکریہ سے انہیں شائع کیا اور خاکسار کو دعائے خیر سے نوازا آج کل کے اس دور کے لئے میرے محبوب آقا نے خاص دعا سے مجھے نوازا جس کی برکت سے اس عاجز کو مختلف خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا "اللہ تعالیٰ آپ کی صحت و عمر میں برکت دے اور زندگی کا نیا دور بھی پہلے کی طرح مبارک فرمائے خدا تعالیٰ کے فضل ہمیشہ شامل حال رہیں"

T-1825

مزید اس دور یعنی آج کل کے دور کے لئے حضرت صاحب نے ہمیں اپنی خاص برکت والی دعا سے محظوظ فرمایا "اللہ تعالیٰ آپ کی بقیہ زندگی بھی باثمر بنائے اور خدا کی کتاب میں آپ تادم آخر واقف زندگی شمار ہوں۔ اللہ کی رضاء اور پیار ہمیشہ آپ کے شامل حال رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفظ و ایمان میں رکھے اور دونوں جہاں کی لامتناہی سعادتوں سے نوازے"

(لندن 95-3-27)

جناب مدیر- یہ تھا مختصر پہلے سوال کا جواب کئی خدمات اور باتیں باعث تطویل ہونے کے نظر انداز کر رہا ہوں۔

داستان غم کو دل میں ہی نہاں رہنے دیا

کوتاہیوں اور نالائقیوں کا غم یہ بھی ایک داستان ہے اور اس حالت میں بھی کئی قسم کی خدمات کی خاص توفیق ملتی رہی ہے۔

جناب مدیر محترم- یہ تھا جواب آپ کے سوال اول کا خاکسار نے مناسب سمجھا کہ پہلے آپ کو تازہ ڈاک میں یہ بھجوا دوں دوسرے سوالوں کا جواب دوسری ڈاک میں ارسال ہو گا۔ سب سوالوں کا جواب تو ایک ضخیم مسودہ ہو گا۔ آخر ساٹھ ستر سال کی روئیداد آپ نے پانچ مختصر سوالوں میں دریافت فرمالی ہے۔

OOO

خدا جو قدوسوں کا قدوس ہے اور پاک ہے جو تمام محامد اور خوبیوں کا مجموعہ اور سرچشمہ ہے کب پسند کر سکتا ہے کہ گندے اور ناپاک لوگ اس سے تعلق رکھ سکیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ

(حرم ثانی حضرت مولانا حکیم نورالدین امام جماعت احمدیہ الاول)

پیدائش 1872ء - بیعت 1889ء - وفات 1955ء

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب امام الاول جماعت احمدیہ عالمگیر کے حرم ثانی کا نام حضرت صغریٰ بیگم تھا آپ جماعت میں "اماں جی" کے نام سے معروف ہوئیں آپ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کی صاحبزادی تھیں حضرت صوفی احمد جان صاحب براہین احمدیہ کے زمانہ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ارادتمندوں میں سے تھے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جب 1884ء میں لدھیانہ تشریف لے گئے تو حضرت صوفی احمد جان صاحب نے اپنے دو صاجزادوں حضرت پیر منظور محمد صاحب اور حضرت پیر افتخار احمد صاحب اور اپنے کئی مریدوں کے ساتھ حضرت صاحب کا استقبال کیا حضرت صوفی احمد جان صاحب حضرت صاحب کے بارہ میں اپنے مریدوں کو بتاتے تھے کہ اب اب تاروں کی ضرورت نہیں افسوس کہ آپ کی زندگی نے وفا نہ کی اور جماعت احمدیہ کی تاسیس سے پہلے ہی حضرت صوفی احمد جان صاحب رحلت فرما گئے۔ حضرت صاحب نے جہاں اپنے ابتدائی عشاق مریدوں کا ذکر کیا ہے وہاں حضرت صوفی احمد جان صاحب کا بطور خاص محبت بھرا ذکر کیا ہے۔

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب اپنی حرم اول حضرت سیدہ فاطمہ بی بی صاحبہ کے ساتھ جموں میں مقیم تھے جب 1885ء میں آپ کا حضرت صاحب کے ساتھ غائبانہ تعارف کسی اشتہار کے ذریعے سے ہوا۔ آپ فوراً قادیان تشریف لے گئے اور حضرت صاحب کے ارادتمندوں میں ایسے شامل ہوئے کہ جب جماعت احمدیہ کی تاسیس ہوئی تو آپ بیعت کنندگان میں اول نمبر پر آنے کی دائمی سعادت حاصل کر گئے آپ کی پہلی بیوی میں سے کئی بچے ہوئے جن میں سے اکثر بچپن میں ہی فوت ہو گئے حضرت صاحب نے آپ کو تعزیت کے متعدد خطوط لکھے اور بالآخر آپ کو نکاح ثانی کا مشورہ دیا اور حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت صوفی احمد جان صاحب (وفات یافتہ) کا رشتہ بھی خود ہی تجویز فرمایا۔ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کی یہ شادی 1889ء کے آغاز پر بیعت اولیٰ (23 مارچ 1889ء) سے قبل ہوئی تھی اس شادی کے پس منظر میں حضرت بانی سلسلہ کا وہ خط ہے جو حضرت صاحب نے جنوری 1888ء میں جموں سے واپسی پر حضرت مولوی نور الدین صاحب کو لکھا۔ حضرت صاحب نے اس خط میں تحریر فرمایا۔

"جب سے یہ خاکسار آپ سے ملاقات کر کے آیا ہے تب سے مجھے آپ کے ہموم و غموم کی نسبت دن رات خیال لگا ہوا ہے اور میرا دل بڑے یقین سے یہ فتویٰ دیتا ہے کہ اگر نکاح ثانی کا دلخواہ انتظام ہو جاوے تو یہ امر موجب برکات کثیرہ ہو گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس سے تمام کسل و حزن بھی دور ہو گا اور اللہ جلشانہ اپنے فضل و کرم سے اولاد صالح صاحب عمر و برکت بھی عطا کرے گا۔"

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص 123)

لکھا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس مقصد کے لئے کئی جگہ خطوط روانہ فرمائے اور بالآخر اس رشتہ کی تجویز پکی ہو گئی حضرت صاحب خود حضرت مولوی صاحب کو چند اور احباب کے ہمراہ لدھیانہ لے گئے اور نکاح کے ساتھ ہی رخصتانہ کی تقریب ہو گئی تاریخ احمدیت جلد چہارم میں لکھا ہے کہ یہ 7 مارچ 1889ء سے قبل کا واقعہ ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جب بیعت کا آغاز فرمایا تو جس طرح مردوں میں سے حضرت مولوی نور الدین صاحب نے اول نمبر پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی اسی طرح آپ کی حرم ثانی حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ نے عورتوں میں بیعت کرنے میں اولیت کی سعادت پائی۔ شادی کے بعد 1892ء تک حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ آپ کے ساتھ جموں میں رہیں جہاں حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب مہاراجہ جموں کے شاہی طبیب تھے 1892ء میں فارغ ہو کر آپ اپنے آبائی شہر بھیرہ ضلع شاہ پور (حال ضلع سرگودھا) تشریف لے گئے آپ کی دونوں بیویاں بھی آپ کے ساتھ تھیں آپ نے بھیرہ میں شفاخانہ اور ذاتی مکان تعمیر کروانا شروع کیا اور 1893ء کی پہلی سہ ماہی میں لاہور تعمیراتی سامان خریدنے کے لئے تشریف لے گئے وہاں خیال آیا کہ کھڑے کھڑے قادیان جا کر حضرت صاحب کو مل آئیں وہاں گئے تو حضرت صاحب کی خواہش پر وہیں کے ہو کر رہ گئے ایک ہفتے کے بعد حضرت صاحب نے آپ کو فرمایا "آپ تنہا ہیں ایک بیوی منگوا لیں" چنانچہ آپ نے ان کو قادیان بلوا لیا کچھ عرصے بعد حضرت صاحب کے حکم سے آپ نے حرم اول کو بھی قادیان بلوا لیا اس طرح 1893ء سے حضرت اماں جی مستقل طور پر اپنے عظیم شوہر کے ساتھ قادیان میں رہائش پذیر ہو گئیں حضرت مولانا نور الدین صاحب کی حرم اول کا انتقال 1905ء میں ہو گیا اس لئے آپ کی آخری عمر میں صرف حرم ثانی ہی آپ کے ساتھ رہیں۔

حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا سارا عہد دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی حتیٰ کہ ان کے شوہر نامدار حضرت مولانا نور الدین صاحب امام اول ہوئے۔ یہ حضرت اماں جی کی خوش نصیبی ہے کہ امامت اولیٰ کے دوران انہیں امام اول کی خدمت کی توفیق ملی ضمناً ایک واقعہ حضرت امام اول نے 19۔ اگست 1908ء کو املاء کروایا جو مرقاۃ الیقین میں شائع شدہ ہے۔ جس کا تعلق اماں جی سے ہے فرمایا۔

"لدھیانہ میں میری اس موجودہ بیوی کے کان میں درد ہوا ایک عیسائی ڈاکٹرنی کو بلایا اس نے علاج کیا آرام ہو گیا چونکہ اس نے بہت خدمت کی تھی للہذا وہ بڑی دوست بن گئی اور روزانہ آنا جانا شروع کیا ایک روز اس نے کہا کہ بیوی تمہارا مذہب (دین حق) تو بہت اچھا ہے لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ دو بیویاں کیوں کر لیتے ہیں چونکہ میری بڑی بیوی زندہ تھی للہذا ڈاکٹرنی کی بات سے میری اس چھوٹی بیوی کے دل پر بڑا اثر ہوا پھر ایک دن وہ اپنی کوٹھی میں بطور سیر لے گئی اور پردہ کے متعلق اعتراض کیا میری بیوی اس کا بھی جواب نہ دے سکی اس کے بعد میں لدھیانہ گیا بیوی کو ہمراہ لے کر مالیر کوٹلہ پہنچا وہاں ایک عیسائی عورت کے نام جو مالیر کوٹلہ کے ولی عہد کی اتالیق تھی اسی لدھیانہ والی ڈاکٹرنی کی چٹھی آئی جس میں میری بیوی کے مالیر کوٹلہ آنے اور اس سے ملاقات کرنے کی بابت اشارہ تھا مجھ کو اس کا حال معلوم ہو گیا میں نے اپنی بیوی سے دریافت کیا کہ تمہاری کسی عیسائی عورت سے لدھیانہ میں ملاقات ہوئی تھی؟ اس نے کہا کہ ہاں ایک مس ڈاکٹرنی سے کان کے درد کا علاج کروایا تھا اور تمام قصہ سنایا میں نے ہر چند نصیحت کی مگر تعدد ازدواج کے متعلق میری بیوی کی تشفی نہ ہوئی۔ میں نے دعائیں کیں جس کا یہ اثر ظاہر ہوا کہ ایک ناول کسی نے میرے پاس اسی عرصہ میں بھیجا جس کا نام شاید "فلورا فلورنڈا" تھا وہ میری بیوی نے دیکھا اور اول سے آخر تک بغور پڑھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ میری بات کو بھی مان گئی (۔) وہ ناول عبدالحلیم شرر کا تھا۔"

(مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین حصہ اول صفحہ 206)

حضرت اماں جی کو پے در پے غم بھی دیکھنے پڑے کیونکہ ان کے بھی کئی بچے فوت ہوئے لیکن انہوں نے صبر کا دامن ہمیشہ تھامے رکھا حضرت امام اول کے دور امامت میں حضرت اماں جی کی ذمہ داریاں بڑھ گئیں۔ اپنے عظیم شوہر کی طرح حضرت اماں جی بھی علمی ذوق رکھتی تھیں انہیں فارسی پر عبور تھا بلکہ فارسی مادری زبان تھی مثنوی مولانا روم اور دیوان حافظ ہمیشہ زیر مطالعہ رکھتیں اخبارات کا مطالعہ بھی کرنے کی عادت تھی اکثر فارسی اور اردو کے اشعار اور ضرب الامثال بیان کرتی تھیں سلسلہ کی خدمت پر ہمیشہ کمربستہ رہیں۔

حضرت امام اول کی وفات 13 مارچ 1914ء کو ہوئی اور 14 مارچ 1914ء کو حضرت صاجزادہ مرزا محمود احمد صاحب امام ثانی ہوئے جماعت کا ایک طبقہ امامت سے علیحدہ ہو گیا لیکن حضرت اماں جی امامت سے وابستہ رہیں۔ ان کی اولاد ابھی کم عمر تھی۔ اپنی کم عمر بیٹی امتہ الحی حضرت امام جماعت الثانی کے عقد میں دے دی دس سال بعد حضرت سیدہ امتہ الحی صاحبہ کی وفات ہو گئی۔ یہ اماں جی کے لئے بہت بڑا حادثہ اور صدمہ تھا دو کم سن بیٹیاں اور صرف ایک ماہ کا ایک بیٹا سیدہ امتہ الحی اپنی یادگار چھوڑ گئیں ان بچوں کی پرورش میں بھی حضرت اماں جی کا بڑا حصہ ہے۔ حضرت امام الاول کی وفات کے بعد بھی اماں جی کے کچھ اور بچے فوت ہوئے حضرت میاں عبدالحی صاحب بھی اپنے عظیم والد کے جلد ہی بعد وفات پا گئے چھوٹا بیٹا محمد عبداللہ تو چھ ماہ بعد ہی فوت ہو گیا۔ غرضیکہ حضرت اماں جی پر بڑی آزمائشیں آئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمیشہ صبر اور شکر کی دولت سے مالامال رکھا۔

تقسیم ہندوستان کے بعد حضرت اماں جی نے بھی اپنی اولاد کے ساتھ پاکستان نقل مکانی فرمائی اور ربوہ میں قیام فرمایا حضرت امام جماعت الثانی ان کا اور ان کی اولاد کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے۔

آخری عمر میں حضرت اماں جی بیمار رہنے لگیں کئی عوارض لاحق ہو گئے بڑھاپے میں ضعف رہنے لگا آخر میں گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا بالآخر خدا کی اٹل تقدیر کے تحت 83 برس کی عمر میں 6 اور 7 اگست 1955ء کی درمیانی شب کو تقریباً ساڑھے بارہ بجے حضرت اماں جی کا ربوہ میں انتقال ہو گیا۔ حضرت امام جماعت الثانی اس وقت علاج کے لئے یورپ گئے ہوئے تھے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لاہور میں تھے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امیر مقامی اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ تھے انہوں نے اماں جی کے بچوں کے ساتھ مل کر انتظامات کئے اماں جی کا جنازہ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے پڑھایا ہزارہا احباب جنازہ میں شامل ہوئے حضرت اماں جی کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ خاص میں ہوئی۔

آپ کی وفات پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے لاہور سے آپ کے چھوٹے بیٹے کے نام جو مکتوب لکھا اس میں تحریر فرمایا "ابھی ابھی یہ اطلاع ملی ہے کہ حضرت اماں جی کا انتقال ہو گیا ہے اس خبر سے بے انتہا صدمہ ہوا.... پرانے بزرگ آہستہ آہستہ گزرتے جاتے ہیں۔ میرے دل میں حضرت (امام الاول) کی بے حد عزت اور بے حد احترام ہے اور اس کی وجہ سے حضرت اماں جی سے بھی مجھے بہت محبت اور ان کا خاص احترام تھا اور پھر جس باپ کی وہ بیٹی تھیں اس کی وجہ سے بھی خاص اثر تھا اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ عزیزان مظفر و قیوم ربوہ جا رہے ہیں میری بھی خواہش تھی کہ میں اس موقع پر جاتا مگر اعصاب کی موجودہ حالت ایسی ہے کہ میں اس صدمہ کو برداشت نہیں کر سکتا میری طرف سے سب عزیزوں کو ہمدردی کا پیغام پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ان کے آخری ایام میں خاص خدمت کا موقع دیا ہے

خاکسار مرزا بشیر احمد لاہور" یہ خط 7۔ اگست 1955ء کا ہے۔

(بحوالہ الفضل ربوہ 9۔ اگست 1955ء)

متقی کا کام یہ ہے کہ برائیوں سے باز آوے۔ اس سے آگے دوسرا درجہ افاضہ خیر کا ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

نصیر احمد وڑائچ- مربی سلسلہ

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے تحصیل پھالیہ کے ایک گاؤں مرالہ میں 10- اکتوبر 1935ء میں جنم لیا- آپ پیدائشی احمدی تھے کیونکہ آپ کے والد گرامی چوہدری شاہ محمد صاحب (وفات یافتہ) نے اوائل جوانی میں احمدیت کو قبول کیا اور قبولیت کے بعد علاقے بھر میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا اسی لئے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے جس ماحول میں پرورش پائی وہ خالص مذہبی اور روحانی تھا- آپ اپنے والد صاحب کی تقویٰ شعار فضاؤں میں پروان چڑھے جس کی چھاپ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کی ساری زندگی کو محیط کئے ہوئے تھی ہر وہ شخص جو آپ سے تعلق رکھتا تھا وہ جانتا ہے کہ آپ کی وضع قطع لب ولہجہ دیندارانہ تھا آپ دنیادارانہ چالاکیوں سے مکمل پاک تھے- یہی وہ رنگ یہی وہ ادا تھی جو آپ کو دوسروں سے ممتاز کرتی تھی-

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم موضع مرالہ میں ہی حاصل کی اور اس ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے میٹرک کے لئے اپنے گاؤں سے مشرقی جانب تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر گورنمنٹ ہائی سکول کھنانوالی مرالہ داخلہ لیا اور بہت اچھے نمبروں میں میٹرک کیا- اس کے بعد تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی- اے کیا-

آپ کے بی- اے کرنے کے بعد آپ کے والد صاحب کا منشاء یہ تھا کہ آپ اپنے آپ کو اب جماعتی خدمات کے لئے پیش کریں اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ آپ کو آپ کے والد صاحب نے "وقف اولاد" کی تحریک میں شامل کیا ہوا تھا مگر آپ نے اپنے والد صاحب کی توقعات کے برعکس اپنے آپ کو جماعتی خدمات کے لئے پیش کرنے میں پس وپیش سے کام لیا اور گورنمنٹ کی ملازمت کی کوشش شروع کر دی اس سلسلہ میں آپ کے والد صاحب نے کوئی قابل ذکر تعاون نہ کیا بلکہ اپنے اس بیٹے کے متعلق مکمل خاموشی اختیار کر لی آخر کار آپ ملازمت کے حصول کے لئے مارے مارے پھرتے رہے کہیں کوئی ملازمت نہ ملی تو تھک ہار کر والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے کہا کہ جو شخص خدا کی نوکری کو چھوڑ کر گورنمنٹ کی نوکری تلاش کرے اس کے ساتھ یہی حال متوقع تھا- آپ کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہو گیا- اور اپنے والد صاحب کو ساتھ لے کر حضرت امام جماعت الثالث کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کے خواستگار ہوئے- حضرت صاحب نے ازراہ شفقت معافی قبول فرما کر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں خدمات سرانجام دینے کا ارشاد فرمایا اس حکم کی تعمیل میں آپ نے کمال اطاعت سے خدمت سرانجام دی اور جو بھی جماعتی نظام کے تحت الاؤنس عطا کیا گیا بصد شوق اس کو قبول کیا قطعاً کوئی شکوہ کوئی شکایت برلب زبان نہ آئی-

اگرچہ بادی النظر یہ ایک کمزوری دکھائی دیتی ہے مگر خاکسار کا اس واقعہ کو لکھنے کا مقصد کمزوری گنوانا نہیں تھا بلکہ دو نقطہ ہائے نظر پیش نظر تھے ایک تو یہ کہ تا عہد وقف کی اہمیت ایک عملی شہادت سے واضح ہو کہ یہ بات معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی ہے تا عام قاری کو بھی فائدہ پہنچ سکے نمبر دو یہ کہ اس میں بھی چوہدری بشیر احمد صاحب کی خوبی پنہاں تھی کہ جب غلطی کا احساس ہوا تو بغیر کسی چون وچرا کے اپنی غلطی تسلیم کر لی اور قطعاً کسی ضد اور ہٹ دھرمی سے کام نہ لیا بلکہ فوراً اپنی انا کے بت کو پاش پاش کر دیا یہ توفیق بھی کسی نصیبے اور بخت والے ہی کو حاصل ہوتی ہے-

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک استاد کے کردار کے ساتھ ساتھ آپ نے مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے اسلامیات میں ایم اے بھی کر لیا-

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیمی سلسلہ میں بیرون سے تشریف لانے والے طالب علموں کے لئے ہائی سکول کی عمارت کے ساتھ ایک بورڈنگ ہاؤس کا بھی انتظام کیا گیا تھا جس کا انچارج آپ کو مقرر کیا گیا آپ نے انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ بورڈنگ ہاؤس کے انتظام کو سنبھالا-

آپ بورڈنگ ہاؤس کی خدمت کے دوران طلباء کی نگرانی کے علاوہ ان کی دینی و روحانی تربیت کے لئے ذاتی دلچسپی کے ساتھ کوشاں رہے- حتیٰ کہ بورڈنگ ہاؤس میں مقیم کسی طالب علم کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ پنجگانہ عبادات ادا نہ کرتا ہو- فجر کے وقت آپ بنفس نفیس بیداری کرواتے ایسی ہی مخلصانہ خدمات کی وجہ سے طلباء کے ساتھ اور ان کے والدین کے ساتھ ایک محبت کا تعلق قائم تھا- ایسا اپنائیت کا ماحول تھا جس میں دوئی ختم تھی اگر کبھی کبھار نظم وضبط کی خاطر کسی طالب علم کو سزا دیتے تو اس کا کرب گھر میں واضح طور پر دکھائی دیتا آپ بے چین اور مضطرب ہو جاتے اس طرح کہ گویا وہ سزا انہوں نے طالب علم کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو دی ہے-

بعد ازاں تعلیم الاسلام ہائی سکول کو گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لیا تو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد آپ ہیڈ ماسٹر بن گئے اور آپ کی پہلی تقرری پٹیالہ ساہیاں ضلع گجرات میں کی گئی پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ نے پھالیہ تبدیلی کروالی- اسی اثناء میں آپ سے گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول منڈی بہاؤ الدین کا چارج سنبھالنے کی درخواست کی گئی کیونکہ اس سکول کی بھاری تعداد طالب علموں اور اساتذہ کے اختلافات کا شکار تھی- نظم وضبط نام کا بھی نہ تھا حتیٰ کہ اساتذہ طالب علموں سے اپنے ذاتی کام کرواتے اور فصلیں کٹواتے طالب علموں کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کراتے- ایسے ناگفتہ بہ حالات پر پورا علاقہ سراپا احتجاج بن گیا اور اچھے ہیڈ ماسٹر کی ڈیمانڈ بڑھتی چلی گئی آپ نے بھی اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے فائدہ اٹھایا اور پھالیہ سے منڈی بہاؤالدین تبادلہ کروا لیا- آپ نے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مثالی کام کیا جس کے نتیجے میں تعلیم کا معیار اور نظم وضبط کے لحاظ سے دن بدن سکول مثالی ہوتا گیا لیکن بعض لوگوں کو آپ کی یہ ادا پسند نہ آئی اور انہوں نے اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر آپ کی تبدیلی کروا دی جونہی اس تبدیلی کا پتہ اساتذہ، طالب علموں اور علاقے کے شرفاء کو چلا تو انہوں نے پورے شہر میں جلوس نکالا اور صدر بازار کے چوک میں ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمات پر زبردست پرجوش تقاریر کیں جلوس جب جوبن پر پہنچ گیا تو تمام شرکاء جلوس ڈی- سی صاحب کی خدمت میں پیش ہو گئے اور ہیڈ ماسٹر صاحب کی آمد سے پہلے اور آمد کے بعد کا مفصل دستاویزی موازنہ پیش کیا جس کی وجہ سے ڈی سی صاحب نے آرڈر کینسل کروا دیئے- یہ واقعہ اپنی ہی نوعیت کا تھا کیونکہ مخالفانہ جلوس تو نکلتے رہتے ہیں موافقانہ بہت ہی کم سنے ہیں-

منڈی بہاؤالدین میں قیام کے دوران آپ کو منڈی شہر کی جماعت احمدیہ کی صدارت کی ذمہ داری بھی ڈالی گئی کم و بیش پانچ سال آپ نے احباب جماعت کی خدمت کی ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے عبادات کی پابندی کے لئے گھروں کا دورہ کرتے آپ کی صدارت کے

باقی صفحہ 7 پر

O

ایک انبوہ تھا اُمڈا ہوا انسانوں کا
جذبۂ شوق بھی دیکھا ترے دیوانوں کا

ہر کوئی طالبِ دیدار تھا دیوانہ وار
شمع پہ جھوم کے آنا تیرے پروانوں کا

کتنی چاہت سے محبّت سے بڑی الفت سے
خیر مقدم ہوا کس شان سے مہمانوں کا

اِک اخوّت کی محبت کی فضا ایسی تھی
سجتا دربار نہ دیکھا کہیں سلطانوں کا

سب سے الفت سے گلے مل کے بہت شاد ہوئے
فرق رکھا نہ کوئی اپنوں کا بیگانوں کا

رنگ اور نسل میں رکھا نہ کوئی فرق روا
حال ایسا تو کہیں دیکھا نہ ایوانوں کا

جس کو بھی دیکھا سمایا نہ خوشی سے پھُولا
پاس رکھا میرے جاناں نے بھی ارمانوں کا

ہر قدم اس کے توکّل پہ بڑھے گا آگے
اس سفینے کو تو خطرہ نہیں طوفانوں کا

(خلیق بن فائق گورداسپوری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر31390

I- Moyen Uddin Ahmad Sirajee S/O Lutful Haq Sirajee

پیشہ ملازمت عمر36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-3-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/3 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1850 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ساکن

Moyen Uddin Ahmad Sirajee U.S.A

گواہ شد نمبر1 ساکن Ibrahim Naeem U.S.A
گواہ شد نمبر2 ساکن
Inamul Haq Kauser U.S.A

مسل نمبر31398

I-Ali Djani Saidi S/O Mugeni

پیشہ لوکل مشنری عمر34 سال 1987ء احمدی ساکن زائرے بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-7-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/80 $ ڈالر ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ali Djani Saidi زائرے گواہ شد نمبر1 مبشر احمد ظفر وصیت نمبر 26340 گواہ شد نمبر2 محب اللہ خالد وصیت نمبر27644۔

مسل نمبر31399

I- Hassan Souleyman Bolibenga S/O Nkulako Rafael

پیشہ لوکل مشنری عمر ساڑھے پچاس سال بیعت مارچ 92ء ساکن زائرے بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-7-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ 180 مربع میٹر مالیتی۔/15000 $ اس وقت مجھے مبلغ۔/30+24 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت و کرایہ مکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Hassan Souleyman Bolibenga

گواہ شد نمبر1 مبشر احمد ظفر وصیت نمبر26340 گواہ شد نمبر2 محب اللہ خالد وصیت نمبر27644۔

مسل نمبر31400

میں محمد اکرام باجوہ ولد نصراللہ خان باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ ریٹائر عمر53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-3-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ ساڑھے آٹھ مرلہ واقع رسول پورہ پھاٹک نمبر8 باجوہ سٹریٹ نارووال مالیتی۔/500000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین برقبہ 8 کلے واقع موضع طوطلے والی ضلع نارووال مالیتی۔/288000 روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع مجید کالونی فیکٹری ایریا ربوہ مالیتی۔/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150 ڈالر کینیڈین ماہوار بصورت خرچ خوراک مل رہے ہیں۔ اور ۔/7000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اکرم باجوہ کینیڈا گواہ شد نمبر1 عبدالباری سیکرٹری مال کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر2 محمود ارشاد کینیڈا۔

مسل نمبر31401

میں ذکیہ بیگم زوجہ ملک مظفر خان جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر152 شمالی ضلع سرگودھا حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-8-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی ڈیڑھ تولہ مالیتی۔/250 $۔ اور حق مہر۔/100 ڈالر اس وقت مجھے مبلغ۔/150 $ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ذکیہ بیگم کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد نصراللہ پسر موصیہ کینیڈا گواہ شد نمبر2 ملک مظفر خان جوئیہ خاوند موصیہ وصیت نمبر 28940۔

مسل نمبر3402

میں ساجدہ مظفر بنت ملک مظفر خان جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ طالب علمی عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر152 شمالی ضلع سرگودھا حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-8-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/50 $ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ساجدہ مظفر کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد نصراللہ جوئیہ برادر موصیہ گواہ شد نمبر2 ملک ظفر خان جوئیہ وصیت نمبر28940 والد موصیہ۔

مسل نمبر31403

میں ملک رحمت اللہ جوئیہ ولد ملک مظفر خان جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ ملازمت عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر152 شمالی ضلع سرگودھا حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک رحمت اللہ جوئیہ گواہ شد نمبر1 ملک محمد نصراللہ جوئیہ برادر موصی گواہ شد نمبر2 ملک مظفر خان جوئیہ وصیت نمبر 28940۔

مسل نمبر31404

میں سعادت احمد ولد ملک مظفر خان جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 152 شمالی ضلع سرگودھا حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-8-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/900 $ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سعادت احمد جوئیہ کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد نصراللہ جوئیہ کینیڈا برادر موصی گواہ شد نمبر2 ملک مظفر خان جوئیہ وصیت نمبر28940 والد موصیہ۔

مسل نمبر31405

میں تمکین بابر بیوہ ڈاکٹر نسیم بابر قوم راجپوت لون پیشہ ملازمت عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ۔/25000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 200 گرام مالیتی۔/3200 $۔ 3۔ نقد رقم۔/105000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1100 $ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ تمکین بابر کینیڈا گواہ شد نمبر1 ایس اختر کینیڈا گواہ شد نمبر2 نسیم احمد طیب کینیڈا۔

مسل نمبر31406

میں رشیدہ بیگم زوجہ محمد اکبر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ساڑھے انہتر سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 332۔ج۔ب۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر۔/1400 روپے۔ اور زیورات طلائی 15 تولہ مالیتی۔/2760 کینیڈین ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رشیدہ بیگم کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد اکبر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر10275۔

مسل نمبر31407

میں آغا زکی احمد شاہ ولد آغا محمد علی شاہ صاحب پیشہ طالب علمی عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-11-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/160 $ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمائی جائے۔ العبد آغا ذکی احمد شاہ کینیڈا گواہ شد نمبر1 فرحت احمد ناصر کینیڈا گواہ شد نمبر2 محمد اختر حنیفا۔

بقیہ صفحہ 5

دوران جماعت کے افراد میں ایک بیداری کی لہر پیدا ہوئی بیت الذکر کی رونق میں خاطر خواہ اضافہ ہوا آپ بیماری کے دوران بھی تقریباً ایک کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے بیت الذکر میں تشریف لاتے اجتماعی عبادت بجا لاتے تقریباً تین مرتبہ ہر صورت میں حاضری دیتے اجتماعی عبادت کے قیام کا آپ کو اس قدر شوق تھا کہ کئی بار آپ بیماری اور کمزوری کی وجہ سے گر پڑتے تھے مگر بیت الذکر میں حاضری ترک نہیں کی۔ یہ آپ کی انتہائی نمایاں خوبی تھی جو زبان زد عام ہے۔

آپ فجر سے پہلے خدا کی عبادت کے عادی تھے کلام الٰہی کی تلاوت حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کتب کا مطالعہ آپ کے تادم آخر قائم رہنے والے اوصاف میں شامل ہے

آپ کو اللہ نے بہت سی سچی رؤیا دکھائیں جو آپ کو اپنے مولا سے پیار اور محبت میں اضافہ کا موجب بنیں۔ آپ جناح کیپ سے اپنا سر ڈھانپ کر رکھتے تھے۔ تحریر اور تقریر میں اللہ نے خاص ملکہ عطا فرمایا ہوا تھا۔ اور ہر دو میں قابل ذکر حد تک روانی موجود تھی۔ آپ کو اللہ نے اسیر راہ مولا ہونے کی بھی توفیق عطا فرمائی تھی۔

آپ کو اللہ نے وصیت کی توفیق سے نوازا ہوا تھا آپ اپنے چندہ جات بر وقت ادا کیا کرتے تھے۔ چندہ جات کی بھی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ الفضل کے مستقل قاری تھے اپنے بچوں سے بہت زیادہ حد تک پیار کرتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ آپ اپنے زیر تعلیم بچوں سے بھی بے حد محبت رکھتے تھے۔

چنانچہ جب سکول کا ایک بچہ حادثہ میں فوت ہوا تو یہ غم اور صدمہ فالج کی شکل پر آپؑ پر ظاہر ہوا اسی بیماری کے ساتھ آپ چند سال زندہ رہے ہر قسم کے علاج معالجے ناکام ہوئے بیماری زور پکڑتی گئی آپ کا جسم کمزور سے کمزور تر ہوتا گیا بالآخر آپ اپنی جان جان آفریں کے حوالے کر کے 5 اگست 1994ء بروز جمعہ تقریباً 11 بجے دن کے دو بیوگان ایک بیٹا 7 بیٹیوں اور دو بہنوں، پانچ بھائیوں کو سوگوار چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے اللہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آپ کی نیکیوں کو زندۂ جاوید رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

○○○

بقیہ صفحہ 1

ساز خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔

16 جون 1962ء کو آپ کی پہلی تقرری بطور نائب ناظر امور عامہ ہوئی۔ 1962-7-8 کو آپ کو قائم مقام ناظر امور خارجہ بھی بنا دیا گیا۔ قائم مقامی کی یہ تقرری اس سال کے آخر تک جاری رہی۔ یکم مئی 1964ء سے آپ کو ناظر امور عامہ کے عہدے پر فائز کیا گیا۔ اور 1969ء میں آپ کے سپرد ناظر امور خارجہ کا عہدہ بھی ہو گیا۔

یکم مئی 1971ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے آپ کی غیر معمولی صلاحیتیں بھانپ کر آپ کو صدر انجمن احمدیہ کے اعلیٰ ترین عہدے ناظر اعلیٰ پر فائز فرمایا اور آپ کی خدمات دین کا ایک غیر معمولی اور تاریخی دور شروع ہوا۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عہدے پر اپنی وفات تک فائز رہے یہ عہدہ آپ کے پاس ساڑھے 26 سال رہا۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ناظر اعلیٰ کے عہدے پر فائز رہنے کا یہ سب سے بڑا عرصہ ہے۔ اس دوران ناظر زراعت اور 1983ء میں آپ کے سپرد ناظر ضیافت کا کام بھی رہا۔ 1984ء میں حضرت مولانا محمد دین صاحب کی وفات کے بعد ایک اور وقیع عہدہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آپ کے سپرد فرمایا یعنی 'صدر' صدر انجمن احمدیہ کا عہدہ۔ تاوفات آپ اس عہدے پر بھی فائز رہے۔ اس طرح صدر صدر انجمن احمدیہ کا عہدہ 14 سال آپ کے سپرد رہا۔

1984ء میں جب خدائی تقدیر کے تحت حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کو لندن نقل مکانی کرنا پڑی تو پاکستان کے پر آشوب دور میں ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ امیر مقامی ربوہ کی گراں قدر ذمہ داری بھی آپ ہی کے سپرد ہوئی۔ اور اس کے بعد سوائے اس کے کہ آپ کبھی ایک دو دن کے لئے ربوہ سے باہر گئے۔ یا جلسہ سالانہ لندن تشریف لے جاتے رہے 'تیرہ سال کے طویل عرصہ میں امیر مقامی ہونے کا اعزاز آپ ہی کے سپرد رہا۔ اس طرح سے آپ کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں طویل ترین عرصہ کے لئے امیر مقامی ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

حضرت صاحب کے لندن تشریف لے جانے کے بعد آپ کی کٹھن ذمہ داریوں میں جو ایک اور اہم اور تاریخی اضافہ ہوا وہ مجلس مشاورت کی صدارت کا اعزاز آپ کے سپرد ہونا ہے۔ 1985ء سے حضرت امام جماعت الاحمدیہ الرابع کی غیر موجودگی میں آپ 1996ء تک صدر مجلس مشاورت کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہے ایک سال 1992ء میں جب آپ کی طبیعت ناساز تھی آپ کی بجائے حضرت مرزا عبد الحق صاحب اور 1997ء میں بھی آپ کی خرابی صحت کی وجہ سے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو یہ اعزاز عطا ہوا۔ اس طویل عرصہ کے لئے مجلس مشاورت کی صدارت کا اعزاز بھی آپ کا ایک غیر معمولی اور منفرد اعزاز ہے جو آپ کو حاصل ہوتا رہا۔

حضرت میاں منصور احمد صاحب مجلس مشاورت میں عموماً کم بولتے تھے۔ مگر جہاں بھی ضرورت دیکھتے فوراً دخل دیا کرتے اور ہر مقرر محتاط ہوتا کہ وہ منہ سے کوئی غیر ضروری بات نہ نکالے۔ آپ کی گہری فراست اور غیر معمولی ذہانت کا اس دوران بار بار اظہار ہوتا رہا۔

انصار اللہ میں خدمات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں 1956ء اور 1957ء میں قائد تربیت کے طور پر اور 1958ء سے 1969ء تک قائد صحت جسمانی و ذہانت کے عہدوں پر خدمات بجا لانے کی سعادت ملی اس طرح سے آپ 13 سال تک انصار اللہ مرکزیہ کے قائد رہے۔

خدام الاحمدیہ میں خدمات خدام الاحمدیہ میں آپ کی خدمات کا آغاز 41-1940 سے ہوا جب آپ کو نائب صدر بنایا گیا۔ اس کے ساتھ مہتمم صحت جسمانی کی ذمہ داری بھی آپ کے سپرد رہی دو سال یہ سلسلہ جاری رہا۔ 43-1942ء میں نائب صدارت کے ساتھ آپ کو مہتمم عمومی کا عہدہ بھی دیا گیا۔ یہ عہدہ بھی دو سال آپ کے سپرد رہا۔ اس طرح سے آپ چار سال تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر رہے۔ اس کے بعد ایک سال 45-1944 میں آپ کے سپرد مہتمم صحت جسمانی کی ذمہ داری رہی۔

جلسہ سالانہ پر خدمات حضرت صاحبزادہ صاحب کے بارے میں 1960ء کی رپورٹ مجلس مشاورت میں ذکر ہے کہ عرصہ 20 سال سے آپ جلسہ سالانہ کے انتظامات کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ 60-1959 کے موقع پر آپ نائب افسر جلسہ سالانہ تھے۔ اس کے علاوہ آپ کو ناظم لنگر خانہ کی حیثیت سے بھی ڈیوٹی دینے کا موقع ملا۔ بعد ازاں 1971ء میں ناظر اعلیٰ بننے کے بعد تو عمومی خدمات ہر لحاظ سے آپ کی ذمہ داری بن گئیں۔

امیر مقامی کی خدمات امیر مقامی کے عہدہ جلیلہ پر آپ کی تاریخ ساز خدمات کا ایک پہلو تو وہ تھا جو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لندن جانے کے بعد شروع ہوا۔ لیکن اس سے پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے وقت سے جب بھی امام جماعت ربوہ سے باہر جاتے تو امیر مقامی کی اول ذمہ داری آپ ہی کے سپرد ہوتی۔ اگر آپ بھی ربوہ سے باہر ہوتے تو پھر کسی اور بزرگ کا تقرر ہوتا۔

سب سے پہلے آپ امیر مقامی تین سے چھ جون 1967ء کو بنے تھے۔ اس وقت ابھی آپ ناظر اعلیٰ نہ تھے۔ ناظر اعلیٰ بننے سے پہلے نو مرتبہ آپ امیر مقامی بنے۔ ان میں سے 1967ء میں ایک بار یہ عرصہ ایک ماہ اور اٹھارہ دن کا اور 1970ء میں دو ماہ اور چار دن اور اسی سال مزید ایک ماہ اور تین دن کے لئے تھا۔ یہ وہ عرصے ہوتے تھے جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث بیرون ممالک کے دورہ پر تشریف لے جاتے رہے۔

1971ء میں آپ کے ناظر اعلیٰ بننے کے بعد تو گویا یہ سلسلہ مستقل ہو گیا اور ائمہ جماعت کے بیرون ملک دوروں پر جانے کی صورت میں کئی کئی ماہ آپ کو امیر مقامی رہنے کی سعادت ملی۔ مجموعی طور پر 45 بار آپ کو امیر مقامی بنایا گیا۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لندن تشریف لے جانے کے بعد تو آپ مستقل امیر مقامی ہو گئے۔ ابتدائی 45 بار آپ کے امیر مقامی ہونے کا عرصہ مجموعی طور پر ایک سال تین ماہ کا بنتا ہے۔ شعبہ تاریخ احمدیت شکریہ کا مستحق ہے جنہوں نے بڑی محنت سے یہ ساری تفاصیل اکٹھی کیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب دل کے عارضہ میں مبتلا تھے مگر آپ کو کئی بار خلاف توقع صحت حاصل ہوتی رہی۔ چند سال قبل آپ کو دل کا شدید دورہ پڑا۔ آپ ہسپتال میں داخل رہے۔ دل کا دورہ اس قدر شدید تھا کہ بظاہر آپ کی جان بچنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ طبیعت بہتر ہونے پر بھی ڈاکٹروں نے آپ کو چھ ماہ مکمل طور پر بستر پر لیٹے رہنے کی ہدایت کی۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر فضل فرمایا اور آپ صحت یاب ہو کر حسب معمول اپنی اہم ترین دینی خدمات پر حاضر ہو گئے۔

1984ء کے بعد کے اعصاب شکن دور میں اور جبکہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بھی پاس موجود نہ تھے، جماعت احمدیہ کے افراد کو تسلی دلانا مشکل حالات میں فوری فیصلے کرنا اور اہم ترین مقامات پر بغیر ماتھے پر بل لائے گزر جانا یہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی جرات اور فراست ہی کا کام تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ حالات تو ہمارے لئے معمولی Pin Bricks ہیں۔ یعنی جس طرح پن چبھنے پر معمولی سا احساس ہوتا ہے اور انسان پہلو بدل کر بھول بھی جاتا ہے۔ اسی طرح یہ مشکلات ہیں۔ آپ کی یہ باتیں سب ملنے والوں کو بے پناہ حوصلہ دیا کرتیں۔

کچھ ماہ سے آپ کی صحت زیادہ خراب رہنے لگی تھی۔ 4 دسمبر 1997ء کی رات کو آپ کو فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ آپ کا دل بے حد کمزور ہو چکا تھا۔ اور سانس کی بھی تکلیف تھی۔ اس وقت ڈاکٹر منور بٹ صاحب اور ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کو آپ کا معالج ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب جو ربوہ سے باہر گئے ہوئے تھے واپس آئے تو انہوں نے سارا چارج سنبھال لیا۔

علاج معالجے سے حضرت میاں صاحب کی صحت کچھ سنبھل گئی تاہم بے حد کمزوری کا سلسلہ چل رہا تھا۔ 10 دسمبر کو صبح کے وقت دل کی شدید کمزوری کے آثار پیدا ہوئے۔ ڈاکٹروں نے بھرپور جدوجہد کی مگر مالک حقیقی کا بلاوا آ چکا تھا حضرت صاحبزادہ صاحب دس دسمبر کو دس بج کر پچاس منٹ پر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ اس جانے والی روح پر اپنی رحمت کرے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

ضروری اعلان

○ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے (انچارج خلافت لائبریری) 9/22 دار الرحمت شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔

جمعہ کے روز جنازہ کے بعد بیت الاقصیٰ کے محراب کے ساتھ والے دروازہ سے کوئی صاحب غلطی سے میرا جوتا تبدیل کر کے لے گئے ہیں۔ میرا جوتا سیاہ رنگ کا تھا اور جو چھوڑ گئے ہیں وہ براؤن رنگ کا ہے۔ جس صاحب نے تبدیل کیا ہو وہ براہ مہربانی خاکسار سے اولین فرصت میں رابطہ فرماویں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 13- دسمبر- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے سینیئر جج جناب جسٹس سعید الزمان صدیقی نے کہا ہے کہ چیف جسٹس کو کام سے روکنا عدلیہ کو تباہی سے بچانے اور تقسیم ختم کرنے کے لئے تھا۔ عدالتی حکم کے عین مطابق مقدمہ کی سماعت کے لئے 15 ججوں کا فل بنچ تشکیل دیا گیا تھا لیکن پانچ ججوں نے فل کورٹ میں بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ میرے دوبارہ کہنے کے باوجود پانچ جج شامل نہیں ہوئے۔ ہم انہیں مجبور نہیں کر سکتے اس لئے 10 رکنی بنچ بنا دیا۔ سینیئر ایڈووکیٹ عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا کوئی جج انکار نہیں کر سکتا۔ بنچ مکمل نہ ہوا تو میرا دلائل جاری رکھنا ناممکن ہو جائے گا۔ جن ججوں نے بنچ میں شمولیت سے انکار کیا ان کے نام سامنے آنے چاہئیں۔ جسٹس صدیقی نے کہا آپ کو معلوم ہے اندرون خانہ کیا ہو۔ ہم انہیں مجبور نہیں کر سکتے تھے۔

○ سپریم کورٹ کے قائمقام چیف جسٹس اجمل میاں نے سپریم کورٹ پر حملہ کرنے والے مسلم لیگی کارکنوں کو پھولوں کے ہار پہنانے اور جلوس کی شکل میں لا کر انہیں فاتح اور ہیرو بنائے جانے کے اقدام کا نوٹس لے لیا ہے۔

سپریم کورٹ کے سینیئر ایڈووکیٹ نے اخباری تراشے پیش کئے۔ جن میں کارکنوں کو ہار پہنائے گئے۔ اور اسمبلی میں ہنگامے کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ عدالت سپریم کورٹ پر حملے کا نوٹس لے۔

○ وزارت قانون نے سزائے موت ختم کرنے اور عمر قید کی سزا کو 25 سال سے کم کر کے 14 سال کرنے کو ناقابل عمل قرار دے دیا ہے۔ جیل اصلاحات کے بارے میں درج ذیل سفارشات منظور کر لی گئی ہیں جن کے مطابق قیدیوں کو شریک حیات کی سہولت ہو گی۔ بیڑیاں پہنانے کی سزا ختم کر دی گئی ہے۔ کوڑے لگانے کی سزا بھی حکومت پہلے ہی ایکٹ 1996ء کے تحت ختم کر چکی ہے کھانا' ریڈیو' کتابیں' کاغذ' پنسل اور بستر رکھنے کی اجازت ہو گی۔ مجرموں کو جیل یونیفارم پہننے کی بجائے اپنے کپڑے پہننے کی سہولت ہو گی۔ موت کے قیدی صبح شام ایک گھنٹہ سیر کر سکیں گے۔ خواتین بیٹوں کو آٹھ سال تک اور بیٹیاں بالغ ہونے تک ساتھ رکھ سکیں گی۔ تعلیم حاصل کرنے پر سزا کم ہو جائے گی قیدیوں کو مختصر وقت میں خاندان سے ملنے کی اجازت ہو گی تاکہ وہ کاشت یا کٹائی میں مدد کر سکیں۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ میرے خلاف سپریم جوڈیشل کونسل بھی کارروائی نہیں کر سکتی۔ وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ کے قوانین کے مطابق جج کو اس قسم کی پٹیشن کی سماعت کا اختیار ہی نہیں۔ حکومت عدلیہ محاذ آرائی کا پس منظر ابھی نہیں بتاؤں گا۔ میں رول آف لاء کے حق میں ہوں۔ جس میں ایگزیکٹو کو حدود میں رہنے کے لئے کہا جا سکے۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات حاجی محمد عدیل نے متنبہ کیا ہے کہ کالا باغ ڈیم کا مسئلہ نہ چھیڑیں۔ اس سے نیا بحران آ جائے گا۔ وفاقی وزیر پانی و بجلی متنازعہ مسئلے خواہ مخواہ اچھال رہے ہیں۔

○ پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ سازشیں تو حکمران کر رہے ہیں۔ میرا کوئی تعلق نہیں۔

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ روپیہ کی قیمت میں مزید کمی نہیں ہو گی۔ یو بی ایل کے برطرف ملازمین کی بحالی کا جائزہ لینے کے لئے کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ سوشل ایکشن پروگرام کے تحت شرح خواندگی میں اضافہ کیا جائے گا۔ مڈل تک تعلیم لازمی ہو گی۔ دیہات میں طبی سہولتیں دی جائیں گی۔

○ روپیہ ڈالر کے مقابلہ میں 20 پیسے مہنگا ہو گیا۔

○ عارف والا نہر ٹوٹنے سے سینکڑوں ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب ہر پیر اور جمعہ کو صبح آٹھ سے نو بجے تک فون نمبر 6360173 پر عوامی شکایات سنیں گے۔ کال ملتے ہی نام پتہ' اور فون نمبر لکھوائیں۔ تاکہ بعد میں رابطہ کیا جا سکے۔

○ اپوزیشن نے قومی اسمبلی کے رواں اجلاس کا بائی کاٹ کر دیا ہے۔

○ امریکہ نے دعویٰ کیا ہے کہ چین نے پاکستان سے ایٹمی تعاون ختم کر دیا ہے۔

○ حبیب بینک کی قصور' اوکاڑہ اور شیخوپورہ کے اضلاع میں 8 برانچیں 20 دسمبر تک بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو مزید ڈیڑھ ماہ عملی سیاست میں شریک نہیں ہوں گی۔ اس دوران بیرون ملک جائیں گی۔

○ انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ میں معمولی تکرار پر ڈاکٹر آپس میں لڑ پڑے اور ایک دوسرے پر جوتے برسائے۔ ڈاکٹر مہدی اور سٹینو گرافر کو مار مار کر زخمی کر دیا۔

○ پولیس شادیوں میں کھانے اور چراغاں کی پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کی رپورٹ مرتب کر کے احتساب کمیٹیوں کو بھجوایا کرے گی۔

○ وفاقی وزیر ثقافت شیخ رشید نے کہا ہے کہ ایک اور بحران دیکھ رہا ہوں۔ خانہ جنگی ہو سکتی ہے۔

○ افغان حکومت نے غیر مسلموں سے جزیہ لینا شروع کر دیا ہے۔

○ نواب اکبر بگٹی نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ صدارتی انتخاب کے لئے کسی پارٹی کے پاس کامیابی کے لئے مطلوبہ ووٹ نہیں ہیں۔ کل ووٹ 476 ہیں۔ مسلم لیگ کے پاس 228 ہیں۔ جو مطلوبہ تعداد سے 12 کم ہیں۔ پی پی کے 54' آزاد ارکان 55' اے این پی 35' ایم کیو ایم 29' ہر صوبائی اسمبلی کے 43 ووٹ ہیں۔ جس سے بلوچستان اسمبلی کے ارکان کی اہمیت زیادہ ہو گئی ہے۔ غلام اسحاق خان 348 ووٹ لے کر صدر بنے تھے۔ جبکہ فاروق لغاری 440 اور فضل الٰہی 139 ووٹ لے کر صدر منتخب ہوئے تھے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ملازمتوں پر پابندی جلد ختم کر دیں گے جس کا اعلان نواز شریف کریں گے رمضان میں آٹے کی سپلائی بڑھا دیں گے۔

○ لاہور سے سیالکوٹ جانے والی کوچ کو دو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔

○ تہران ریڈیو نے پاکستان کے سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدارتی الیکشن نیا بحران پیدا کر سکتا ہے۔ حکومت پر اتحادی جماعتوں کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ نئی رسہ کشی شروع ہو گئی ہے۔

○ فیصل آباد کی مقامی سول عدالت پر ہاکیوں اور لاٹھیوں سے مسلح پچاس سے زائد افراد نے ہلہ بول دیا۔ اور عدالت کے عملہ کی زبردست پٹائی کر دی۔ عدالت نے گلستان کالونی میں جمعہ بازار کے بارے میں حکم امتناعی جاری کیا تھا۔ جس پر دوکاندار بپھر گئے۔

○ وفاقی دارالحکومت سمیت تین صوبوں سے کروڑوں کی بجلی کی تار چوری ہو گئی ہیں۔

○ ملتان میں چوری اور ڈکیتی کی وارداتوں میں لاکھوں کی نقدی اور زیورات لوٹ لئے گئے ہیں۔

○ حکومت ملک سے کرپشن دور کرنے کے لئے تمام تر اقدامات بروئے کار لا رہی ہے۔ احتساب کا عمل پھر سے شروع کر دیا گیا۔ 82 سول ملازمین میں سے پانچ کو بحال کر دیا گیا ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے سوا چار کھرب روپے خرچ کرنے کی منظوری دی ہے۔ سرکاری محکموں اور اداروں کے محنتی افسران کو ایوارڈ ملیں گے۔ اچھی کارکردگی والے محکموں کے ملازمین کو ترقیاں دی جائیں گی۔

○ جے یو آئی صدارتی انتخاب میں غیر مسلم لیگی امیدوار کی حمایت کرے گی۔

○ پارہ چنار کرم ایجنسی میں شدید برفباری سے کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا ہے۔

○ بندھے ہاتھ۔ گولیوں سے چھلنی لاشے' افغانستان میں مزید اجتماعی قبروں کی دریافت ہوئی ہے۔ مرنے والوں کی اکثریت کا تعلق طالبان سے ہے۔ بی بی سی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ جنرل عبدالمالک نے ان لوگوں کو مارا تھا۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم بیرسٹر سلطان محمود نے کہا ہے کہ نواز شریف نے مجھے چھیڑا تو خود بھی نہیں بچیں گے۔

○ وفاقی حکومت نے سمال بزنس فنانس کارپوریشن کے ذریعہ بیروزگار نوجوانوں کو ایک لاکھ روپے جاری کرنے کا فارمولا منظور کر لیا ہے۔ جس کے تحت 18 دسمبر سے 25 ہزار 50 ہزار اور ایک لاکھ روپے کے قرضوں کا اجراء شروع کر دیا جائے گا۔ 25 ہزار کا قرضہ شناختی کارڈ۔ اور 50 ہزار کا قرضہ گریڈ 16 کے ایک افسر کی گارنٹی پر دیا جائے گا۔ جبکہ پچاس ہزار سے ایک لاکھ روپے کے لئے ایسی دو ضمانتیں فراہم کرنا پڑیں گی۔

○ سعودی عرب نے قطر مصر اختلافات ختم کرا دیئے ہیں۔

ہومیوپیتھک ادویات کا سب سے بڑا اور معیاری ادارہ
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
فون: (04524) 771/213156 گول بازار ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

ڈاکٹر عمیر احمد ہومیو فزیشن
N-173 ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور
5163862
E MAIL: LHR01728@Paknet1.ptc.pk

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508